ہفتہ 9- اکتوبر 1999ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 9- اکتوبر 1999ء - 28 جمادی الثانی 1420 ہجری - 9- اخاء 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 229

غصہ سے بچنے کی دعا

حضرت سلیمانؓ بن صرد بیان کرتے ہیں کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ دو آدمی قریب ہی جھگڑ رہے تھے ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ تھا۔ رگیں پھولی ہوئی تھیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں ایسی بات جانتا ہوں کہ اگر وہ اس بات کو کہے تو اس کی یہ کیفیت جاتی رہے۔ یعنی وہ کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

(بخاری کتاب الادب باب الحذر من الغضب)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یاد رکھو جو شخص سختی کرتا اور غضب میں آجاتا ہے اس کی زبان سے معارف اور حکمت کی باتیں ہرگز نہیں نکل سکتیں۔ وہ دل حکمت کی باتوں سے محروم کیا جاتا ہے جو اپنے مقابل کے سامنے جلدی طیش میں آکر آپے سے باہر ہو جاتا ہے۔ گندہ دہن اور بے لگام کے ہونٹ لطائف کے چشمہ سے بے نصیب اور محروم کئے جاتے ہیں۔ غضب اور حکمت دونو جمع نہیں ہو سکتے جو مغلوب الغضب ہوتا ہے اس کی عقل موٹی اور فہم کند ہوتا ہے۔ اس کو کبھی کسی میدان میں غلبہ اور نصرت نہیں دیئے جاتے۔ غضب نصف جنون ہے جب یہ زیادہ بھڑکتا ہے تو پورا جنون ہو سکتا ہے۔ (-)

جسے نصیحت کرنی ہو اسے زبان سے کرو۔ ایک ہی بات ہوتی ہے وہ ایک پیرایہ میں ادا کرنے سے ایک شخص کو دشمن بنا سکتی ہے اور دوسرے پیرایہ میں دوست بنا دیتی ہے۔ پس (اس طریق سے جو سب سے اچھا ہو ان سے بحث کر) کے موافق اپنا عمل درآمد رکھو۔ اسی طرز کلام ہی کا نام خدا نے حکمت رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے (-) مگر یاد رکھو جیسی یہ باتیں حرام ہیں ویسے ہی نفاق بھی حرام ہے۔ اس بات کا بھی خیال رکھنا کہ کہیں پیرایہ ایسا نہ ہو جاوے کہ اس کا رنگ نفاق سے مشابہ ہو۔ موقعہ کے موافق ایسی کارروائی کرو جس سے اصلاح ہوتی ہو۔ تمہاری نرمی ایسی نہ ہو کہ نفاق بن جاوے اور تمہارا غضب ایسا نہ ہو کہ بارود کی طرح جب آگ لگے تو ختم ہونے میں ہی نہیں آتی۔

بعض لوگ تو غصّہ سے سودائی ہو جاتے ہیں اور اپنے ہی سر میں پتھر مار لیتے ہیں۔ اگر ہمیں کوئی گالی دیتا ہے تب بھی صبر کرو۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 104)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ 8- اکتوبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب امیر مقامی و ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت بہتر ہے۔

احباب کرام بھرپور دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب امام کو جلد از جلد مکمل اور کامل صحت عطا کرے، کام کرنے والی طویل عمر سے نوازے اور آپ کو ہر لحہ و ہر آن اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حلم اور صبر

حضرت ابو سعیدؓ خدری بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ کے پاس ایک بدوی آیا اور حضورؐ سے اپنے قرض کا تقاضا کرنے لگا۔ اور اس بارہ میں اس نے بڑی بدتمیزی کی اور کہنے لگا اگر آپ میرا قرض ادا نہیں کریں گے تو میں آپ کو بہت تنگ کروں گا۔ صحابہ نے اس کو منع کیا اور کہا تو جانتا نہیں کس سے کلام کر رہا ہے۔ اس نے کہا میں تو اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ حضورؐ نے صحابہ سے فرمایا تم نے مستحق کا ساتھ کیوں نہیں دیا۔ پھر آپؐ نے حضرت خولہ بنت قیس کو پیغام بھیجا کہ اگر تمہارے پاس کھجوریں ہیں تو اس کا قرض ادا کر دو۔ جب ہمارے پاس کھجوریں آئیں گی تو ہم تمہیں ادا کر دیں گے۔

حضرت خولہ نے بڑی خوشی سے اس اعرابی کا قرض ادا کیا اور اسے کھانا بھی کھلایا۔

اس شخص نے حضورؐ کے پاس آکر کہا آپ نے پوری ادائیگی کی اللہ آپ کو پورا اجر دے۔

(سنن ابن ماجہ ابواب الصدقات باب لصاحب الحق سلطان)

دوسری روایات میں ہے کہ پہلے وہ شخص کافر تھا مگر آپ کے اخلاق دیکھ کر مسلمان ہو گیا۔ اور اس نے کہا کہ میں نے آپ جیسا صابر اور کوئی نہیں دیکھا۔

(انجاح الحاجہ شرح سنن ابن ماجہ صفحہ 177 از عبدالغنی دہلوی۔ مطبع علیمی دہلی)

وقف جدید اور آخری سہ ماہی

○ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کے مالی سال کی آخری سہ ماہی شروع ہو چکی ہے۔ تمام زعماء، زعماء اعلیٰ اور ناظمین کرام سے گذارش ہے کہ اپنی مجلس / مجالس کے وعدہ جات اور وصولی کا از سر نو جائزہ لے کر نہ صرف تدریجی وصولی / ادائیگی کو یقینی بنائیں بلکہ انصار کے وعدہ جات کو، دوران سال نازل ہونے والے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو مد نظر رکھ کر، اپنی مالی وسعت اور حیثیت سے ہم آہنگ اور بلند کر کے خدا تعالیٰ کی نگاہ میں سرخرو ہونے کی تاکید و تلقین کریں۔ اسی طرح معاونین خصوصی، معیار اول و دوم کی تعداد کو بھی بڑھائیں۔ اللہ تعالیٰ سب انصار کو مقبول خدمت کی زیادہ سے زیادہ توفیق عطا فرمائے۔

(قائد وقف جدید - انصار اللہ - پاکستان)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر - عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر (نمبر 77)

صداقت کے ایک چمکدار نشان کا ظہور سرزمین گوجرہ میں

حضرت ماسٹر محمد علی خان صاحب ایک عرصہ تک اسلامیہ مڈل سکول چک نمبر 333 گوگیرہ برانچ (ضلع فیصل آباد) میں ہیڈ ماسٹر رہے اور اپنے تعلیمی و تدریسی فرائض پوری دیانتداری اور فرض شناسی سے انجام دیتے رہے۔ اس زمانہ کا واقعہ ہے کہ آپ نے سٹاف کے ایک شخص کرم الٰہی مولوی فاضل کو حضرت مسیح موعود کی بعض کتب مطالعہ کے لئے دیں جو اس نے نذر آتش کر دیں پھر سکول ٹائم میں آپ کے ایک آرڈر پر بدیں وجہ دستخط کرنے سے صاف انکار کر دیا کہ یہ ہیڈ ماسٹر احمدی اور انگریزی خواں ہونے کے باعث ہے مزید برآں حضرت اقدس کی شان مبارک میں گستاخانہ کلمات کہے اور ایسی مغلظ بدزبانی کی کہ آپ کا قلب و جگر پاش پاش ہو گیا آپ اس اندوہگیں سانحہ کا تذکرہ کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں:-

"میں نے اللہ تعالیٰ سے انصاف چاہا اور اسے بہت کچھ سمجھانے کی سعی کی کہ مجھے جتنی گالیاں دینا پسند کرتے ہو دے لو۔ مگر اس برگزیدۂ خدا پر گندہ دہانی مت کرو۔ مگر اس نے ذرا بھی خدائے قہار و جبار سے خوف نہ کیا۔ مجبوراً میں نے سکول کمیٹی میں اس بات کی رپورٹ کر دی۔ اراکین سکول کمیٹی نے اسے انتظام سکول میں خلل اندازی سے روکا۔ اس نے ان کو یقین دلانا چاہا کہ یہ احمدیہ ہیڈ ماسٹر محض انگریزی خواں ہے۔ اور عربی فارسی وغیرہ امور سے مطلق نابلد ہے اراکین سکول کمیٹی بڑے معاملہ فہم اور منصف مزاج تھے باوجودیکہ وہ غیر احمدی تھے۔ مگر میرے کام کے مداح تھے۔ انہوں نے پانچ دینی مسائل کے تحریری امتحان کا مقابلہ ہم دونوں میں رکھ دیا۔

میں نے ان کے سامنے ہی گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے وقفہ میں انیس بیس صفحہ لکھ کر پیش کر دیئے۔

وہ شام تک لائبریری سکول سے مدد لینے کے باوجود محض چار صفحے ایسے مکروہ خط میں لکھ سکا کہ مسائل کے حل کا سر و پیر ندارد۔

میری رپورٹ پر سکول کمیٹی اس کے خلاف ہو کر اسے موقوف کرنے پر مجبور ہو گئی۔ اسی اثناء میں اس نے سکول کمیٹی سے براہ راست دس دن کی رخصت طلب کی۔ جنہوں نے درخواست رخصت بذریعہ ہیڈ ماسٹر بھیجنے کو کہا۔ لہٰذا وہ میرے پاس آیا اور رو پڑا۔ کہ رخصت ضروری ہے۔ کیونکہ میرا حقیقی بھائی کہیں دور جگہ پر قریب المرگ ہے۔ اور وہاں اس کا جانا اشد ضروری ہے میں نے اسی وقت اس کی رخصت منظور کر لی اور وہ چلا گیا۔

اب خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے کہ اس کا اپنے بھائی کی بیماری کا بہانہ محض جھوٹ تھا۔ اور کسی جگہ سے اس نے ایک عورت کو نکال کر لانا تھا۔ وہاں سے وہ ایک جوان لڑکی بھگا لایا۔ مگر اس کے پیچھے ہی پیچھے سراغرساں بمعہ پولیس اس گاؤں میں پہنچ گئے۔

بعد از رخصت وہ سکول حاضر ہی ہوا تھا کہ بیٹھتے ہی سکول کمیٹی کی طرف سے ڈسمس آرڈر (حکم برخاستگی) اسے دیا گیا اور نہایت ذلت سے سکول سے نکالا گیا۔

وہ باہر نکلا ہی تھا کہ اسے معلوم ہوا کہ پولیس اس کی تلاش میں ہے۔ لہٰذا بغیر گھر گئے وہ جنگل کی طرف بھاگا۔ مگر گاؤں کے بعض غیرتمند زمینداروں کے وہ قابو آگیا۔ جن کو اس بات کا بے حد رنج تھا۔ کہ باوجود مولوی فاضل اور ہمارا پیش امام و خطیب ہونے کے اس نے ہماری نمازیں وغیرہ ہی خراب نہیں کیں۔ بلکہ ہمارے گاؤں کی بدنامی کا بھی موجب ہوا ہے لہٰذا اس کو اتنا مارا کہ بے ہوش ہو گیا۔ آخر اسے کہا گیا کہ بہتر ہے کہ گاؤں چھوڑ کر کہیں بھاگ جاؤ۔ ورنہ بجائے پولیس میں گرفتار کرانے کے ہم خود تمہیں ہلاک کر دیں گے۔

وہ اُفتاں و خیزاں وہاں سے ایسا رفوچکر ہوا کہ نہ ہی اپنے گاؤں کبھی آج تک آیا۔ اور نہ اس کی بابت آج تک معلوم ہوا ہے۔ کہ وہ کہاں ہے"

(الحکم 28۔ جنوری 1935ء صفحہ 5)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

تقویٰ
حضرت مسیح موعود کا پاکیزہ کلام

ہمیں اُس یار سے تقویٰ عطا ہے ‌ ‌ ‌ نہ یہ ہم سے کہ احسانِ خدا ہے
کرو کوشش اگر صدق و صفا ہے ‌ ‌ ‌ کہ یہ حاصل ہو جو شرطِ لِقا ہے
یہی آئینۂ خالق نما ہے ‌ ‌ ‌ یہی اک جوہرِ سیفِ دعا ہے
ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتّقا ہے ‌ ‌ ‌ اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے
یہی اک فخرِ شانِ اولیاء ہے ‌ ‌ ‌ بجز تقویٰ زیادت ان میں کیا ہے
ڈرو یارو کہ وہ بینا خدا ہے ‌ ‌ ‌ اگر سوچو، یہی دارالجزاء ہے

مجھے تقویٰ سے اس نے یہ جزا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

گونج

منا رہا ہے خدا کو وہ کن دعاؤں سے
لبھا رہا ہے زمانے کو کن اداؤں سے

وہ جس کی بات پہ پابندیاں لگیں گھر میں
جگا رہا ہے زمانے کو وہ صداؤں سے

افق سے تا بہ افق ہی نہیں خطاب اس کا
ہے گونج اسکی پرے دور کہکشاؤں سے

مرے امام کے خطبے سنیں' امام بنیں
کہو یہ جا کے زمانے کے رہنماؤں سے

گواہی جس کی اب آتی ہے آسمانوں سے
ملی ہے اس کو سند سارے پیشواؤں سے

ہر امتحاں میں ہوئے کامیاب لیکن اب
بچائے ہم کو خدا اور ابتلاؤں سے

جو دنیا' دیں کے مقابل کبھی ہوئی راجہ!
خدا گواہ کہ ٹھکرا دی ہم نے پاؤں سے

راجہ نذیر احمد ظفر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کر کے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

بیت مبارک ربوہ
28- اکتوبر 82ء

کائنات کے ایک دن میں بننے کی حقیقت

ایک دوست نے عرض کی کہ یہ جو کہتے ہیں کہ کائنات ایک دن میں بنی' اس سے کیا مراد ہے؟

حضور نے فرمایا۔

قرآن کریم نے دن کے مختلف معانی کئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ایک ایسا دن بھی ہے جس میں ہزار سال میں ایک چیز مکمل ہوئی اور ایسا دن بھی ہے کہ اس میں پچاس ہزار سال میں کوئی چیز مکمل ہوئی پس قرآن کریم نے تو خود تعریف کر دی کہ دن ایک عرصے کا نام ہے اس سے زیادہ اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ بائیبل نے جب دن کہا تو عرصے کے لحاظ سے اس کی تعریف نہیں کی بلکہ جو تعریف کی ہے وہ اس دن کی ہے جس کا تعلق سورج کے نکلنے اور غروب ہونے سے ہے۔ اس لئے بائیبل پر تو اعتراض پڑ سکتا ہے مگر قرآن کریم پر نہیں پڑ سکتا۔

سوال کرنے والے دوست نے Evolution یعنی نظریۂ ارتقاء کے بارے میں پوچھا تو حضور نے فرمایا۔

نظریۂ ارتقاء

"Evolution یعنی ارتقاء کے متعلق تو میں نے کہا ہے کہ اس کا دن سے کوئی تعلق نہیں۔ ہاں قرآن کریم سے ارتقاء ثابت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو طباقاً یعنی ارتقائی مدارج میں پیدا کیا ہے۔ بیشمار ایسے مضامین ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ارتقاء ہے۔

جہاں تک ڈارون کی تھیوری کا تعلق ہے۔ وہ بالکل اور چیز ہے۔ وہ کہتا ہے کہ فلاں چیز پر ارتقاء ہوا تھا۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ وہ طریق اب غلط ثابت ہو چکا ہے۔"

خواب کی حقیقت

خواب کی حقیقت کے متعلق ایک سوال پر حضور نے فرمایا:۔

"یہ تو بڑا لمبا مضمون ہے۔ خوابوں کے اوپر بڑی ریسرچ ہو چکی ہے اور ہو رہی ہے کہ خوابیں کیا ہوتی ہیں۔ کیوں آتی ہیں اور انسانی زندگی سے ان کا کیا تعلق ہے؟ مختلف وقتوں میں مختلف فلاسفروں نے ان کے متعلق اپنے خیالات و نظریات پیش کئے ہیں ان میں فرائڈ کی تھیوری بھی ہے جو اب غلط ثابت ہو چکی ہے۔

قرآن کریم میں دو قسم کے رؤیا کا واضح ذکر ملتا ہے۔ ایک اضغاث احلام جن میں نفس کی باتیں ہوتی ہیں اور جن کے اندر کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ اور ایک رؤیا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ دکھاتا ہے اس میں پیغام ہوتے ہیں اور بنی نوع انسان کے لئے کئی فوائد ہوتے ہیں۔

فی الحال آپ کے لئے اتنا جواب کافی ہے کہ رؤیا دو قسم کی ہیں۔ ایک وہ جن کا نفس سے تعلق ہے سب کانشس مائنڈ ہمارے دل کی فکروں' سوچوں اور پریشانیوں کو اچھال کر باہر پھینک دیتا ہے اور ان کو ہم خواب کی شکل میں دیکھ لیتے ہیں۔ دوسری قسم کی خوابیں وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص علامتوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان کی اپنی زبان ہے جس کو وہی اہل علم سمجھتے ہیں جن کا مذہب سے تعلق ہو۔ اور فرائڈ یا ماہرین نفسیات کی تھیوری کے مطابق بظاہر ان میں پیغام نہیں ہونے چاہئیں اور اگر ہوں بھی تو پورے نہیں ہونے چاہئیں۔ مگر ان میں ایک مربوط نظام کی شکل میں پیغام بھی ملتے ہیں اور وہ بعینہٖ اسی طرح پورے بھی ہو جاتے ہیں۔ اس کی ایک مثال حضرت یوسف علیہ السلام کی خواب ہے جس کا قرآن کریم میں بھی ذکر ہے۔"

مسئلہ تقدیر

ایک دوست کی طرف سے سوال ہوا کہ کیا دعا سے تقدیر ذاتی بھی بدلی جا سکتی ہے۔

اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ

"اصل میں یہ سوال تقدیر سے زیادہ دعا سے تعلق رکھتا ہے۔ یعنی یہ کہ کیا دعا انسان کی انفرادی یا اجتماعی زندگی میں کوئی کردار ادا کرتی ہے یا محض ایک عبادت کا نام ہے؟

سر سید احمد خاں نے یہ فلسفہ پیش کیا کہ دعا محض ایک عبادت ہے اور اسی فلسفے کو یورپ میں مختلف وقتوں میں فلاسفروں نے پیش کیا۔ ہو سکتا ہے سر سید احمد خان نے انہی سے متاثر ہو کر یہ نظریہ پیش کیا ہو کیونکہ وہ نیچری کہلاتے ہیں۔

اس نقطہ نگاہ سے دعا پر سب سے پہلا اعتراض جو ماڈرن ایج (Modern Age) موجودہ دور میں ملتا ہے وہ ایک ڈچ فلاسفر سپائنوزا (Spinoza) کی طرف سے کیا گیا۔ اس نے کہا کہ اگر دعا کے ذریعے کسی امر یا واقعہ میں تبدیلی ہو سکتی ہے تو اس تبدیلی کا اثر ساری نیچر پر پڑے گا اور Scheme of things ساری کی ساری گڑبڑ ہو جائے گی۔ اس لئے اس نے کہا کہ میں کسی ایسے خدا کا قائل نہیں ہوں جو دعا قبول کرے اور اس کے نتیجے میں یہ ساری تقدیر بدل جائے۔ بہرحال یہ تصور کہ دعا انسانی زندگی میں کوئی کردار ادا نہیں کرتی' سپائنوزا نے پیش کیا تھا۔ پھر اس خیال کے بہت سے نیچری پیدا ہو گئے اور سر سید احمد بھی اس سے متاثر ہوئے۔

حضرت اقدس مسیح موعود نے اپنی کتاب "برکات الدعا" میں ان تمام توہّمات کا بڑا مؤثر جواب دیا ہے۔ اس لئے میں آپ کو یہ نصیحت کرتا ہوں کہ آپ یہ کتاب پڑھیں اس کے پڑھنے سے یہ اور اس سے ملتے جلتے اور بھی بہت سے مسائل حل ہو جائیں گے۔

میں ایک مختصر سا جواب اس وقت دے دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے علم میں ساری کائنات کی اجتماعی اور انفرادی تقدیر ہے۔ ہر پتے اور ہر ذرّے کی تقدیر بھی اس میں شامل ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے علم میں وہ تمام محرکات اور موجبات بھی تھے جن کے نتیجے میں یہ تقدیر بنی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا صرف دعا خدا کے علم میں نہیں تھی جس نے بعد میں کسی وقت تقدیر میں داخل ہونا تھا؟ حقیقت یہ ہے کہ دعا بھی ایک محرک ہے پس وہ بھی تقدیر کا ایک حصہ بن گئی۔ جو دعا کسی نے کرنی تھی جب وہ ایک موجب کے طور پر اللہ تعالیٰ کے علم میں پہلے سے بھی تھی تو یہ اعتراض باقی رہتا ہی نہیں کہ دعا نے باقی تقدیر کو بدل دیا۔ یہ اعتراض کرنے والے سمجھتے ہیں کہ دعا ایک الگ چیز ہے جو اتفاقاً پیدا ہوتی ہے اور تقدیر بنی بنائی کوئی اور چیز تھی۔ حالانکہ دعا سب سے بڑا مسبّب الاسباب ہے۔ اور خدا کی تقدیر کے پیمانوں میں ایک پیمانے کے طور پر یہ بھی داخل ہے۔"

سائل نے عرض کی کہ تقدیر میں پہلے سے لکھا ہوتا ہے۔

حضور نے فرمایا:۔

"آپ تقدیر کے معنی ہی غلط سمجھ رہے ہیں۔ میں اس وقت علم الٰہی کی بات کر رہا ہوں۔ تقدیر کا ایک حصہ یہ ہے کہ اگر یہ ہو گا تو یوں ہو گا۔ اور جو کچھ ہونا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے علم میں ہے۔ اب اس ہونے' کی ذمہ داری علم الٰہی پر نہیں ہے بلکہ خاص طریق پر اس قانون پر عمل کرنے والے کی ذمہ داری ہے۔ لیکن اللہ کے علم میں یہ بات ہے کہ وہ یوں کرے گا۔

یہ الجھن اکثر نوجوانوں کو پیش آتی ہے۔ اور یورپ میں بھی اس قسم کے سوالات اٹھتے رہے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ اگر آپ ماضی پر نگاہ ڈالیں تو یہ مسئلہ بآسانی سمجھ آجائے گا۔ مثلاً آپ کا بھائی یا دوست امتحان میں فیل ہو گیا اور آپ کو علم ہو چکا ہے کہ وہ فیل ہو گیا تھا۔ یہ قطعی بات ہے کہ آپ کے اس علم کو دنیا کی کوئی طاقت بھی تبدیل نہیں کر سکتی۔ اس لئے کہ آپ کو ماضی کا علم ہے اور وہ ایک غیر متبدل واقعہ ہے۔ اس صورت میں کیا یہ کہنا درست ہو گا کہ چونکہ آپ کو علم ہو چکا ہے اس لئے آپ اس کو فیل کرنے کے ذمہ دار ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پس جس ہستی کا مستقبل سے وہی رشتہ ہو جائے جو محدود انسان کا ماضی سے ہے' اس پر کس طرح ذمہ داری آجائے گی۔

(الفضل 5 ستمبر 89ء)

بیت مبارک ربوہ
یکم نومبر 82ء

نیکی اور بدی کی حقیقت

ایک دوست نے لکھا ہوا سوال پیش کیا جو ان کی بچی کی طرف سے تھا۔ اس نے لکھا کہ ایک دفعہ ایک دہریہ نے سوال کیا تھا کہ بدی اور نیکی دونوں خدا کی مخلوق ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ خدا نیکی کو تو پسند کرتا ہے لیکن بدی کو ناپسند کرتا ہے۔ یہ ناانصافی کیوں؟

حضور نے فرمایا:۔

"یہ سوال بڑا دلچسپ ہے۔ لیکن یہ سوال تب پیدا ہوتا ہے جب یہ کہا جائے کہ جو چیز بھی پیدا ہوتی ہے اسے خدا ضرور پسند کرے۔ انسان بھی تو اپنی چیزوں سے ایک جیسا سلوک نہیں کرتا۔ مثلاً اپنے بچے کو چومتا اور اس سے پیار کرتا ہے۔ روزانہ فضلہ بھی نکالتا ہے' لیکن اس کے ساتھ اور سلوک کرتا ہے۔ تو اپنے لئے اور پیمانہ رکھنا اور خدا کے لئے اور پیمانہ تجویز کرنا' یہ درست اور جائز بات نہیں ہے۔

اصل بات یہ ہے کہ جب آپ کسی چیز کو برا کہتے ہیں تو اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ بری ہے۔ اس کے اندر ناپسندیدگی کا پہلو پایا جاتا ہے۔ بری چیز کو برا سمجھنا اور اچھی چیز کو اچھا سمجھنا ناانصافی نہیں۔ ناانصافی تو یہ ہے کہ ناپسندیدہ اور پسندیدہ دونوں سے برابر کا سلوک کیا جائے۔ میں نے پہلے بھی بتایا تھا کہ خدا نے جو چیز جس مقصد کے لئے اور جن معنوں میں پیدا کی ہے' اگر آپ اس کو سمجھ لیں تو اس قسم کے بہت سے سوال خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مثبت چیزیں پیدا کی ہیں۔ ان کے منفی نتائج کا نام بدی ہے۔ خدا نے جھوٹ پیدا نہیں کیا' بلکہ سچ پیدا کیا ہے۔ جھوٹ دراصل نام ہے سچ کے فقدان کا۔ خدا نے رحم پیدا کیا ہے اور رحم کے نہ ہونے کا نام ظلم و ستم ہے۔ اسی لئے آپ خدا کا نام ظالم کہیں نہیں دیکھیں گے۔' رحمٰن دیکھیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اچھی چیزیں پیدا کرتا ہے۔ ان کے نہ ہونے کا نام بدی ہے۔ اس لئے ان معنوں میں یہ کہنا ہی غلط ہے کہ خدا نے بدیاں پیدا کی ہیں۔ خدا نے کوئی بدی پیدا نہیں کی۔ غیر مذاہب کے کسی خیالی خدا نے بدی پیدا کی ہو تو کی ہو' لیکن جس خدا کا تصور قرآن کریم پیش کرتا ہے اس نے بہرحال کوئی بدی پیدا نہیں کی۔ قرآن کریم سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ (دین حق) کے پیش کردہ خدا نے کسی جگہ بدی کی تخلیق کا ذکر نہیں فرمایا۔

دوسری بات وہی ہے جو میں نے ابھی بیان کی ہے کہ اگر بدی بھی پیدا کی ہے اور نیکی بھی پیدا کی ہے تو ان دونوں کے درمیان برابری کا نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ناانصافی ہے۔ ایک بری چیز کو ایک اچھی چیز کے برابر سمجھنا ناانصافی ہے بری کو برا اور اچھی کو اچھا کہنا ناانصافی نہیں۔ اس لئے کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا۔ خدا نے جس طرح کسی چیز کو پیدا کیا اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کیا۔"

پابندیٔ وقت

ایک دوست نے عرض کی کہ ہمارے ہاں وقت کی پابندی نہیں کی جاتی۔ اس کی کیا وجہ ہے؟

حضورؒ نے فرمایا۔ وجہ معلوم کرکے آپ نے کیا کرنا ہے؟ بری بات ہے۔ ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ وجوہات تو اس کی بہت ہیں۔ مثلاً ہمارا معاشرہ، ہمارا قومی پس منظر۔ لمبا عرصہ غلامی میں رہنا وغیرہ کئی فیکٹرز یا وجوہات ہیں جن کی وجہ سے قومی عادات بگڑ جاتی ہیں۔ اس لئے آپ وجوہات کو چھوڑ دیں۔ اصل اور سیدھی بات یہ ہے کہ وقت کی پابندی ہونی چاہئے۔"

وقت کی تعیین کے بارے میں مزید فرمایا۔

"قرآن کریم نے نماز کو موقوت قرار دیا۔ یعنی اس کے اوقات مقرر کردیئے گئے ہیں کہ وقت پر ادا کی جائے۔ نماز کے بعض اوقات ایسے ہیں جن میں نسبتاً زیادہ گنجائش رکھی گئی ہے اور بعض میں گنجائش کم رکھی گئی ہے۔

پس جو وقت کسی چیز یا کام کے لئے مقرر ہے وہ بہرحال اس کے اندر ہونا چاہئے، ورنہ انسان کئی چیزوں سے محروم ہو جاتا ہے۔ قرآن کریم نے تو یہاں تک فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک اجل مقرر ہے جس کو انسان نہ آگے کرسکتا ہے اور نہ پیچھے۔ خدا نے اتنا Sharp (معین) وقت بھی مقرر کیا ہے۔

الغرض وقت کی تعیین مختلف حالات میں مختلف ہوتی ہے اور یہ وقت مقرر کرنے والے پر منحصر ہے۔ جلسہ کا وقت مقرر کرتے وقت آپ ڈھیل بھی دے سکتے ہیں کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک پہنچ جائیں اور اس وقت کو آپ کم بھی کرسکتے ہیں۔ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دونوں قسم کے وقت مقرر کئے ہیں۔ ایک ایسا وقت ہے جس میں ایک لمحے کا بھی فرق نہیں ہو سکتا اور ایک وہ وقت ہے جس میں ڈھیل دی گئی ہے مثلاً نماز کے اوقات ہیں کہ فلاں وقت سے فلاں وقت تک پڑھ لو۔

بہرحال قرآن کریم میں وقت کے مختلف پیمانے بیان ہوئے ہیں۔ کوئی ایک معین پیمانہ بیان نہیں ہوا۔ ایسے اوقات بھی ہیں جن کی کھلی ڈھیل ہے۔ ایسے دن بھی ہیں جو پچاس پچاس ہزار سال کے ہیں۔ لیکن یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ ایک ایسا معین وقت بھی ہے جو لمحے سے بھی کم عرصہ میں گزر جائے۔

(الفضل 5 ستمبر 89ء)

دورہ کراچی
15- فروری 83ء

مرض کی تعریف

ایک طالب علم نے سوال کیا کہ حدیث میں آتا ہے کہ ہر مرض کی ایک دوا ہے۔ مرض کی تعریف کیا ہے۔ حضور نے فرمایا مرض سے مراد Lack of Balance ہے (یعنی توازن کا فقدان)۔ ہر چیز کا ایک اندرونی توازن (Balance) مقرر ہے۔ انسانی زندگی پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے باریک سے باریک ذرہ میں بھی ایک حد مقرر ہے اور ایک توازن پیدا کیا گیا ہے۔ اور یہ اتنا حیرت انگیز نظام ہے کہ انسانی جسم کے اندر ایسے لاکھوں توازن مقرر ہیں مثلاً شوگر لیول ہے اس کے لئے کم از کم لیول اور زیادہ سے زیادہ لیول مقرر ہیں۔ روزہ کا کم سے کم لیول اور خوراک کھانے کے بعد کا کم سے کم لیول۔ اور ان دونوں کے زیادہ سے زیادہ لیول۔ ان کے اندر جب لائف کے حالات تبدیل ہوتے (Fluctuate) کرتے ہیں تو اس حالت کو آپ صحت کی حالت کہتے ہیں۔ کیونکہ دو حدوں کے درمیان توازن قائم رہتا ہے جہاں کسی حد سے تجاوز کر جائیں خواہ زیادہ سے زیادہ لیول۔ خواہ کم سے کم لیول سے تو اس کا نام مرض ہے پس توازن کے بگڑنے کا نام مرض ہے۔

انسانی جسم کے اندر ہر پہلو سے توازن مقرر ہے مثلاً پوٹاشیم کا لیول' سوڈیم کا لیول۔ ان دونوں کا ایک تناسب مقرر ہے۔ وہ خون میں یا سیل میں الٹ (Reverse) ہو جاتی ہے۔ اور بیماریوں میں وہ الٹ ہو کر بعض دفعہ سیل کا تناسب بلڈ والا ہو جاتا ہے۔ پوٹاشیم کا اور سوڈیم کا تناسب بلڈ میں وہ ہو جاتا ہے جو سیل کے اندر کم ہوتا ہے۔ اور الٹ (Reverse) ہو جاتا ہے۔ اس کا نام مرض بن جاتا ہے اور اس کی بڑی باریک حدود ہیں۔ کیلشیم کی جسم میں موجودگی کی حد زیادہ باریک ہے۔ اس کا سپیکٹرم چھوٹا ہوتا ہے اور ذرہ سی کمی بیشی ہو جائے تو اس کے نتیجہ میں وہ اپنی حد عبور کر جاتا ہے۔ اور بڑی شدید نروس ہونے کی بیماریاں پیدا ہو جاتی ہیں جن سے بعض دفعہ فی الفور موت واقع ہو جاتی ہے۔ جانوروں میں مثلاً گائے بھینسوں میں بعض دفعہ یکدم نروس سسٹم بریک ہو جاتا ہے اور جانور ٹھنڈا ہو کر جان دے دیتا ہے اور اگر پتہ ہو کہ کیوں ہو رہا ہے تو کیلشیم کا ایک ٹیکا کر دیں تو جانور فوراً ٹھیک ہو سکتا ہے۔

اخلاقی امراض کا سبب

پس مرض نام ہے اس تخلیقی توازن کے بگڑنے کا جو تخلیقی پروگرام میں پہلے سے ہی کمپیوٹرائزڈ پروگرام کی شکل میں انسانی جسم کے خلیوں میں داخل کر دیا گیا ہے۔ اور یہ سارے لاکھوں توازن اس چھوٹے سے ذرہ میں (جسے آپ پروموٹون کہتے ہیں اور جینز یعنی زندگی کا سیل اس کے اندر) یہ ساری کمپیوٹرائزڈ انفارمیشن موجود ہے اس کو جب آپ ڈسٹرب کریں گے تو اس سے مرض پیدا ہو گا۔

اور اخلاقی ضابطہ حیات میں بھی بالکل یہی قانون کار فرما ہے زندگی میں جب لوگ مذہبی تعلیم اور اخلاق کے توازن کو بگاڑ دیتے ہیں تو مرض پیدا ہو جاتا ہے۔ اور اسی سے پھر معاشرہ کے دکھ پیدا ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسی لئے بار

باقی صفحہ 5 پر

نومبائعین کیلئے حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ نصائح

بیعت کی توفیق ملنا خدا کا احسان ہے:۔

جو شخص بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوتا ہے اسے خدا کا شکر ادا کرنا چاہئے کہ خدا نے اسے بیعت کرنے کی توفیق دی۔ حضرت مسیح موعود...... نے 20۔ دسمبر 1903ء بوقت ظہر فرمایا:۔

"اگر کوئی شخص بیعت کرکے یہ خیال کرتا ہے کہ ہم پر احسان کرتا ہے تو یاد رکھے کہ ہم پر کوئی احسان نہیں بلکہ یہ خدا کا اس پر احسان ہے کہ اس نے یہ موقعہ اسے نصیب کیا۔ سب لوگ ایک ہلاکت کے کنارے پر پہنچے ہوئے تھے۔ دین کا نام و نشان نہ تھا اور تباہ ہو رہے تھے خدا نے اس کی دستگیری کی (کہ یہ سلسلہ قائم کیا) اب جو اس مائدہ سے محروم رہتا ہے وہ بے نصیب ہے لیکن جو اس کی طرف آوے۔ اسے چاہئے کہ اپنی پوری کوشش کے بعد دعا سے کام لیوے۔ جو شخص اس خیال سے آتا ہے کہ آزمائش کرے کہ فلاں سچا ہے یا جھوٹا وہ ہمیشہ محروم رہتا ہے۔ آدمؑ سے لے کر اس وقت تک کوئی ایسی نظیر نہ پیش کر سکو گے کہ فلاں شخص فلاں نبی کے پاس آزمائش کے لئے آیا اور پھر اسے ایمان نصیب ہوا ہو۔ پس چاہئے کہ خدا کے آگے رووے اور راتوں کو اٹھ اٹھ کر گریہ و زاری کرے کہ خدا اسے حق دکھاوے۔

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 487)

نومبائعین کے لئے حضرت مسیح موعود کی ان نصائح میں ایک لائحہ عمل موجود ہے کہ وہ اپنی زندگیوں میں نیک اور پاک تبدیلی پیدا کریں اور سچی توبہ کریں اور بیعت کی توفیق ملنے پر خدا کا شکر ادا کریں اور صرف زبانی اقرار پر ہی نہ رہیں بلکہ سچے دل سے بیعت کے جملہ لوازم کو بجا لانے کے لئے خدا سے مدد اور توفیق مانگیں۔

زبانی بیعت کی کچھ حقیقت نہیں

حضرت مسیح موعود نے 21- مارچ 1903ء کی ایک مجلس میں فرمایا۔

"تم لوگوں نے میرے ہاتھ پر بیعت کی ہے اسی پر بھروسہ نہ کرلینا۔ صرف اتنی ہی بات کافی نہیں۔ زبانی اقرار سے کچھ نہیں بنتا۔ جب تک عملی طور سے اس اقرار کی تصدیق نہ کرکے دکھلائی جاوے۔ یوں زبانی تو بہت سے خوشامدی لوگ بھی اقرار کرلیا کرتے ہیں مگر صادق وہی ہے جو عملی رنگ سے اس اقرار کا ثبوت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ کی نظر انسان کے دل پر پڑتی ہے۔ پس اب سے اقرار سچا کرلو اور دل کو اس اقرار میں زبان کے ساتھ شریک کرلو کہ جب تک قبر میں جاویں ہر قسم کے گناہ سے شرک وغیرہ سے بچیں گے۔ غرض حق اللہ اور حق العباد میں کوئی کمی یا سستی نہیں کریں گے اس طرح سے خدا تعالیٰ تم کو ہر طرح کے عذابوں سے بچاوے گا اور تمہاری نصرت ہر میدان میں کرے گا۔ ظلم کو ترک کرو۔ خیانت' حق تلفی اپنا شیوہ نہ بناؤ اور سب سے بڑا گناہ جو غفلت ہے اس سے اپنے آپ کو بچاؤ"۔ (ملفوظات جلد 3 صفحہ 179)

یوم توبہ بہت مبارک دن ہے:۔

28- اگست 1904ء بوقت 7 بجے صبح بمقام لاہور فرمایا:۔

"وہ دن جب انسان اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے بہت ہی مبارک دن ہے اور سب ایام سے افضل ہے کیونکہ وہ اس دن نئی زندگی پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے قریب کیا جاتا ہے اور اس لحاظ سے یہ دن (جس میں تم میں سے بہتوں نے اقرار کیا ہے کہ میں آج اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اور آئندہ جہاں تک میری طاقت اور سمجھ ہے گناہوں سے بچتا رہوں گا) یوم توبہ ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق میں یقین رکھتا ہوں کہ ہر ایک شخص کے جس نے سچے دل سے توبہ کی ہے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے...... گویا کہہ سکتے ہیں کہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ مگر ہاں میں پھر کہتا ہوں کہ اس کے لئے یہ شرط ہے کہ حقیقی پاکیزگی اور سچی طہارت کی طرف قدم بڑھایا جاوے اور یہ توبہ نری لفظی توبہ ہی نہ ہو بلکہ عمل کے نیچے آجاوے۔ یہ چھوٹی سی بات نہیں ہے کہ کسی کے گناہ بخش دیئے جاویں۔ بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 116)

سچی بیعت سے توبہ پر استقامت ملتی ہے:۔

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جو توبہ انسان خدا کے مامور کے ہاتھ پر کرتا ہے اس توبہ کو استقامت ملتی ہے۔ آپ نے 29۔ ستمبر 1903ء دربار شام میں فرمایا:۔

"بیعت کرتے وقت یہ فیصلہ کرلینا چاہئے کہ بیعت کی کیا غرض ہے اور اس سے کیا فائدہ حاصل ہو گا۔ اگر محض دنیا کی خاطر ہے تو بے فائدہ ہے لیکن اگر دین کے لئے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہے تو ایسی بیعت مبارک اور اپنی اصل غرض اور مقصد کو ساتھ رکھنے والی ہے جس سے ان فوائد اور منافع کی پوری امید کی جاتی ہے جو سچی بیعت سے حاصل ہوتے ہیں۔ ایسی بیعت سے انسان کو دو بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ وہ اپنے گناہوں سے توبہ کرتا ہے اور حقیقی توبہ انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے اور اس سے پاکیزگی اور طہارت کی توفیق ملتی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ (-) یعنی اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے اور نیز ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو گناہوں کی کشش سے پاک ہونے والے ہیں...... دوسرا فائدہ اس توبہ سے یہ ہے کہ اس توبہ میں ایک قوت و استحکام ہوتا ہے جو مامور من اللہ کے ہاتھ پر سچے دل سے کی جاتی ہے۔ انسان جب خود توبہ کرتا ہے تو وہ اکثر ٹوٹ جاتی ہے۔ بار بار توبہ کرتا اور بار بار توڑتا ہے مگر مامور من اللہ کے ہاتھ پر جو توبہ کی جاتی ہے جب وہ سچے دل سے کرے گا تو چونکہ وہ اللہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

تباہی کا سبب

جناب مرتضٰی برلاس صاحب موجودہ معاشرتی صورتحال کے حوالے سے اپنے اشعار میں اپنے جذبات یوں بیان فرماتے ہیں۔

"اب نوح" نہیں جو ہمیں کشتی میں بٹھالے
ورنہ کسی طوفان کے آثار تو سب ہیں
جس شاخ پہ بیٹھے ہوں اسی شاخ کو کاٹیں
ہم لوگ ہی خود اپنی تباہی کا سبب ہیں"

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور ستمبر 99ء ص 75)

غلط طریقہ

جناب علامہ جاوید غامدی صاحب سے ایک انٹرویو میں احمدیوں کے حوالے سے سوال کیا گیا کہ۔ "آئین میں ترمیم کے بعد آرڈیننس جاری کئے گئے اور شعائر اسلام کے استعمال کی ممانعت کردی گئی کل کو یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ اپنے نام بھی تبدیل کرلیں؟

جناب علامہ صاحب نے جواباً کہا کہ "یہ غلط طریق کار کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے انڈے بچے ہیں۔ اگر سلیقے سے کام کیا جاتا تو نوبت یہاں تک نہیں پہنچ سکتی تھی۔ وہ یہاں ہمارے ملک کے شہری تھے مگر اس اقدام سے بیرون ملک پھیل گئے۔ لندن میں مرکز قائم کرلیا۔ سیٹلائٹ کے ذریعے پوری دنیا تک مسلسل اپنا "پیغام" پہنچا رہے ہیں۔ انہیں گھر سے باہر منتقل کردیا گیا تو یہ نتائج برآمد ہوئے۔ مصلحت کا تقاضا انہیں اپنے سے دور کرنا ہرگز نہیں تھا...... اصل مسئلہ یہ ہے کہ اس فتنہ سے نمٹنے کا غلط طریق کار اپنایا گیا۔ مناسب طریقہ اپنایا جاتا تو نتائج یقیناً بہتر ہوتے"۔

ان سے پوچھا گیا کہ۔ "علماء کو کفر سازی کی موجودہ روش کی بجائے کیا طریق عمل اپنانا چاہئے؟"

علامہ صاحب نے فرمایا کہ "طعن و تشنیع سے گریز کیا جائے۔ پروپیگنڈہ کے ذریعے جذبات بھڑکانے کا سلسلہ بند ہونا چاہئے۔ خالصتاً علمی اسلوب اپنانا چاہئے۔ محققانہ مجتہدانہ انداز اختیار کرنا چاہئے"۔

(ماہنامہ قومی ڈائجسٹ لاہور ستمبر 99ء ص 58)

جہاد کا تصور

جناب سردار محمد چوہدری صاحب (سابق انسپکٹر جنرل پولیس) مندرجہ بالا عنوان سے اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں۔

"ڈاکٹر غلام مرتضٰی ملک پاکستان کے معروف عالم دین ہیں اور بار بار کہتے رہتے ہیں کہ میاں نواز شریف وزیر اعظم پاکستان کو چاہئے کہ وہ قوم کو جہاد کیلئے تیار کریں اور ملجازت دے کر جہاد کو عام کردیں۔ یوں پاکستان صحیح معنوں میں آزاد ہو کر مستحکم ہوتا جائے گا۔ ڈاکٹر صاحب سے اس بات کی وضاحت پوچھیں تو فرماتے ہیں کہ جہاد افغانستان کی وجہ سے اب پاکستانی قوم جدید اسلحہ سے لیس ہے' انگریزی راج کی وجہ سے نہتی قوم بہت دیر تک جنرل ضیاء الحق کی مہربانی سے دوبارہ مسلح ہوئی ہے' للذا اب اگلا قدم ضروری ہوگیا ہے' اس طرح کشمیر بھی آزاد ہوگا اور مسلمان قوم کی دھاک بھی اغیار پر بیٹھ جائے گی۔

میں نے عرض کیا کہ حضرت یہ فرمائیے کہ اس سلسلے میں پاکستانی قوم سے آپ کی کیا مراد ہے؟

فرماتے ہیں "ساری پاکستانی قوم"۔

"یا حضرت! کیا آپ نے اس معاملہ کی مزید تفصیل معلوم کرنے کی کبھی کوشش کی ہے؟" میں نے گزارش کی۔

فرماتے ہیں کہ اس میں مزید تفصیل میں جانے کی کیا ضرورت ہے یہ بات تو اظہر من الشمس ہے۔ میں نے کہا مجھے آپ سے اتفاق نہیں' کیونکہ آپ بہت سادگی اور جذباتیت سے کام لے رہے ہیں۔ ظاہر ہے انہیں میری یہ بات پسند نہ آئی' کہنے لگے کہ وہ کیسے؟ عرض کیا کہ افغانستان کی جنگ کے حوالے سے جو خوفناک اسلحہ پاکستان میں پہنچا' اس کا بڑا حصہ قانونی راستوں سے شرفاء اور قانون پسند لوگوں کے پاس نہیں پہنچا۔ درحقیقت وہ بدمعاشی کی راہوں سے قانون شکن اور بدمعاش عناصر کے پاس پہنچا ہے۔ اس سے قوم بحیثیت مجموعی مضبوط نہیں' کمزور ہوئی ہے۔ جس بات کو آپ پاکستان کی خوش قسمتی گردان رہے ہیں وہ دراصل پاکستان کی بدترین بدقسمتی ہے۔ بدمعاش کے ہاتھ اسلحہ' بدمعاشی ہی کے کام آتا ہے اور قومی انتشار کا باعث بنتا ہے۔ جرم کی دنیا متشدد اور منظم ہوتی ہے اور شرافت سرنگوں۔

نہیں! بالکل نہیں۔ ڈاکٹر صاحب فرماتے ہیں۔ اسلحہ تو ماشاء اللہ علمائے دین کے پاس بھی پہنچ چکا ہے' اکثر علماء کے ساتھ بڑے بڑے مسلح جتھے دیکھے جاتے ہیں وہ لوگ اس اسلحہ کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے ہی استعمال کریں گے۔ اب پاکستانی قوم پر حکومت پاکستان کی طرف سے جہاد فوراً فرض ہوجانا چاہئے۔

پھر عرض کیا کہ حضرت آپ ایک دفعہ پھر حقیقتوں پر نہایت سادہ دلی سے دبیز چادریں چڑھا رہے ہیں' حقیقت اس کے بالکل خلاف ہے' جس طرف آپ اشارہ فرما رہے ہیں' میں نے ایک عمر پولیس میں گزاری ہے اور میرا بہت سی نجی فوجوں سے واسطہ پڑا ہے۔ بعض دوستوں نے صحابہ کرام کے ناموس پر فوج (سپاہ) بنا رکھی ہے اور بعض نے امامین کے نام پر اپنی اپنی فوجیں تیار اور مسلح کر رکھی ہیں' مگران فوجوں میں سے اکثر کا نشانہ ان کا مخالف دینی مسلک ہوتا ہے اور ملک کے اندر وجہ فساد بن چکا ہے۔ ان میں سے اکثر مجاہدین جہاد افغانستان میں بھی لڑ چکے ہیں اور اسلحہ کے استعمال کی بہترین مہارت رکھتے ہیں یہ مہارت روس کی پسپائی کے بعد اکثر و بیشتر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کا خون بہانے کے کام آتی رہی ہے اور آرہی ہے' پاکستان کے اندر مساجد اور امام بارگاہوں کو قتل گاہیں بنانے کے کام آتی ہیں' مخالف مسلک کی دکانوں اور کاروباری مراکز کو لوٹنے اور ڈاکہ ڈالنے کے کام آتی ہے' بدترین جرائم کی پرورش اور افزائش کے کام آتی ہے۔ اب آپ اس کو جہاد نہیں کہہ سکتے۔ اس کے بعد میں نے بہت سے واقعات بھی سنائے جس پر ڈاکٹر صاحب قبلہ بہت پریشان ہوئے۔

میں نے ان کی پسپائی میں مزید اضافہ کرنے کے لئے کہا کہ صرف یہی نہیں نارمل کرائم کی دنیا میں بھی اس وجہ سے بہت بگاڑ آیا ہے' اس خوفناک اسلحہ کی وجہ سے عام روایتی مجرم بہت زیادہ نڈر ہوچکا ہے' وہ کلاشنکوف کے بل بوتے پر اب بے دھڑک زبردستی کاریں چھینتا ہے' بینک لوٹتا ہے' قتل عام کرتا ہے اور قانون کی قوتوں خاص طور پر عدالتوں اور پولیس کو نشانہ بنا کر انہیں خوفزدہ اور بددل کرتا ہے۔ پاکستان کے اندر قانون کی حکمرانی کے تصور' عدل اور امن کو بری طرح برباد کررہا ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ اس کو کیسے جہاد فی سبیل اللہ کی طرف ایک بڑھتا ہوا قدم قرار دے سکتے ہیں۔ یہ جہاد کے تصور سے صریح انحراف ہے۔ ڈاکٹر صاحب آپ نے دیکھا نہیں کہ اس وجہ سے جرم کی بڑھوتی ہی نہیں' مسلکی تشدد ہی نہیں بلکہ لسانی اور نسلی تشدد کے رجحانات بھی بڑھ رہے ہیں۔ اردو بولنے والا سندھی کا دشمن بنا کھڑا ہے اور سندھی پنجابی کا گلا کاٹنے کی سوچ رکھتا ہے۔ اس کی سیاسی اور سماجی وجوہات ہوسکتی ہیں مگران اختلافات میں سب سے خطرناک عنصر تشدد کا ہے۔ یہ تشدد ڈاکٹر صاحب جہاد نہیں کہلا سکتا' چاہے آپ اسے کتنے ہی مقدس لباس پہنائیں۔ آپ ناموس صحابہ یا حقوق اقوام و لسان' آزادی کشمیر کے عظیم جذبوں کے پاکیزہ سے پاکیزہ ناموں سے اس کے بھیانک پہلو کو نہیں چھپا سکتے۔ خدا کے لئے پاکستانی قوم پر رحم کھائیں اور اسے سول وار طوائف الملوکی کے اندھے گڑھے میں دھکیلنے سے گریز کریں۔ اسی لئے شاید انگریزی زبان میں یہ بات بہت ہی جامعیت کے ساتھ کہی گئی ہے کہ اکثر و بیشتر جہنم کی راہ نہایت ہی نیک نیتی سے ہموار کی جاتی ہے۔

(The way to Hell is prepared by good intentions)

یہ جرائم پیشہ کے ہاتھوں چڑھے ہوئے خطرناک اسلحہ کو قومی سرمایہ اور طاقت مت کہیں۔ آپ عالم دین ہیں' آپ لوگوں کے خلط ملط تصورات کی تصحیح کریں' جہاد کے نام پر فساد کو فروغ نہ دیں' لوگوں کو خاص طور پر کم علم "علمائے دین" اور ریٹائرڈ جرنیلوں کے غیر پختہ خیالات کو درست کرنے کی کوشش کریں تاکہ قوم اپنی قوتیں صحیح جانب لگائے۔ پاکستان کے اندر منظم ہونے والی پرائیویٹ آرمیوں اور لشکروں سے ملک و ملت کی خلاصی کروانے میں مدد فرمائیں۔ ہمارے دین کا تو نام ہی اسلام یعنی امن ہے۔ جس کے مطابق فساد بدترین بیماری ہے اور جس بات کی آپ اور آپ کے ساتھی ترویج کررہے ہیں' وہ سراسر فساد ہے۔

اب میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب خاموش ہیں' میں نے سوچا کہ شاید ان کے دل میں میری بات اتر گئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب ہمارے بہت ہی عزیز دوست اور ہم جماعت ہیں اور بہت ہی بھلے انسان ہیں۔ کچھ دیر بعد فرماتے ہیں۔ اس موضوع پر بعد میں بات ہوگی۔ اب میں نے سوچا کہ اس دوران وہ دلیل سازی کریں گے۔ مجھے خوشی تھی کہ چلئے وہ سوچنے پر مجبور تو ہوئے.......... کاش کہ ہمارے اس طرح کے دوست کچھ تو سوچیں' نہ کہ ہربات پر لٹھ اٹھالیں اور بے ثمر احتجاج کرتے رہیں۔

اسی شام میں پاکستان کے معروف دانشور اور ڈرامہ نویس اشفاق احمد کی خدمت میں حاضر ہوا اور مندرجہ بالا مکالمہ انہیں سنایا۔ انہوں نے فوراً بلا جھجک کہا۔

"او سردار! تم ہمیشہ زیادتی کرتے ہو' تم ایک تو نہایت پینڈو ہو اور پھر پولیس افسر' ایک کریلا دوسرا نیم چڑھا' سچی اور سخت بات کرتے ہو مگر یہاں تم غلطی پر ہو"۔

وہ کیسے؟ میں نے حیران ہو کر پوچھا" بھئی یہ قصور نہ دین کا ہے اور نہ علمائے کرام کا۔ اصل میں کچھ جرائم پیشہ لوگ دین کی آڑ میں اپنے مذموم مقاصد اور جرائم کی بڑھوتی کیلئے اس پاکیزہ جنگل میں چلے گئے ہیں اور اس جنگل کے سہارے وہ اپنی جرائم زدہ ذہنیت کی تسکین کر رہے ہیں اور مذہب کو بدنام کر رہے ہیں۔ ہمارے اس طرح کے مسائل کا حل دین ہی کے اندر ہے۔ ہمیں اپنی آستینوں میں چھپے ہوئے سانپوں کو بے دخل کرکے پر خلوص اور خالص نمازنیتنی ہے۔ یعنی اپنے اندر خاص طور پر اس طبقہ کے اندر چھپے مجرموں کی شناخت کرکے فصل کے اندر سے نقصان دہ بوٹیوں کو نکال باہر پھینکنا ہے۔ مجرم مذہب نہیں' مذہب کے اندر چھپا مجرم ہے' جسے ہمیں باہر نکالنا ہے۔"

(روزنامہ "پاکستان" لاہور 6۔ اگست 99ء ص 2)

بقیہ صفحہ 4

بار توجہ دلاتا ہے کہ کائنات پر غور کرو۔ جب وہاں تمہیں معاف نہیں کیا جاتا تو تم کس طرح خیال کرسکتے ہو کہ معاشرتی قانون کے توازن کو بگاڑو گے اور تم سزا نہیں پاؤ گے۔ جس طرح تمہارا بدن سزا پاتا ہے تمہارا معاشرہ بھی سزا پائے گا۔ تو مرض کی تعریف یہ ہے رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں کہ ہر مرض کی دوا ہے جسمانی امراض کی بھی دوا ہے اس توازن کو نارملائز کردو۔ اور روحانی مرض کی بھی دوا ہے اس زیادتی کو چھوڑ دو۔ جو اپنی حد عبور کرتے ہیں۔ وہ اسے کراس کرنا ختم کردیں۔ واپس اپنی اصل پہ آجاؤ تو خدا تعالیٰ تمہیں شفاء بخش دے گا۔"

(الفضل ربوہ 5 ستمبر 89ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سید ظہور احمد شاہ

کھانے کی اشیا کے سلسلے میں چند توجہ طلب امور

پاکستان میں عام طور پر اور بڑے شہروں میں خاص طور پر جو غذائی اشیاء کھائی جاتی ہیں ان کے متعلق عام طور پر پبلک میں کوئی احتیاط نہیں کی جاتی جس کے نتیجے میں نظام ہضم میں خرابی ہوتی ہے اور نتیجتاً بہت ساری بیماریوں کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ دراصل جب تک انسانی مشین کو ایسی خوراک نہیں ملے گی جو فائدہ مند اور صحت برقرار رکھنے میں ممد ہو تو پھر وہ آخر کب تک ان غیر صحت مند حالات کا مقابلہ کر سکے گی۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے ملک میں دوسرے ملکوں کے مقابلہ میں عمروں کی اوسط نسبت بہت کم ہے اور اسی طرح بچوں کی پیدائش کے وقت اموات کی شرح بھی ایک ہزار میں ایک سو ہے جو کہ بہت سارے ترقی پذیر ملکوں سے بھی زیادہ ہے۔ ہسپتالوں اور طبی اداروں میں علاج کے لئے آنے والے مریضوں میں زیادہ تعداد معدے اور متعلقہ آنتوں وغیرہ کے متعلق ہوتی ہے۔ خراب اور غیر صحت مند خوراک کھانے کی وجہ سے جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں ان میں ہیضہ بدہضمی 'دست' پیٹ درد انتڑیوں کا بخار (Enteric Fever) اور یرقان شامل ہیں۔ یہ بیماریاں موسم گرما میں خاص طور پر زیادہ ہو جاتی ہیں اور بچوں جوانوں بوڑھوں اور عورتوں اور مردوں پر بلا تخصیص حملہ کرتی ہیں۔ اور بعض دفعہ متعدی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔

ذمہ دار کون اس صورت حال کی ذمہ دار صرف یہ بات ہے کہ کھانے پینے کی اشیا کی تیاری فروخت اور استعمال میں صحت اور صفائی کے اصولوں کی طرف کوئی توجہ نہیں دی جاتی۔

کھانے پینے کی اشیا کی تیاری کے سلسلے میں سبزیوں کے متعلق تو اب ہر کوئی جانتا ہے کہ زمیندار پھلوں اور ان پر زہریلی دواؤں کا سپرے کرتے ہیں اور بغیر کسی قسم کی احتیاط کے یہ سبزیاں مارکیٹ میں فروخت کر دی جاتی ہیں۔ بیمار جانوروں کے غیر صحت مند گوشت کی فروخت بھی اب کوئی راز کی بات نہیں رہی گوالے دودھ میں ندی نالوں کا پانی ملانے سے بھی گریز نہیں کرتے اور لوکل آئس کریم اور قلفیاں بنانے والے کارخانے کسی قسم کے حفظان صحت کے اصولوں پر عمل درآمد کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ دوکانوں اور ہوٹلوں پر کھانے پینے والی اشیاء کو ڈھانکنے کا بالکل رواج نہیں ہے۔ ان میں رھڑیوں پر کاٹ کر رکھے گئے پھل۔ پینے والے شربت مٹھائیاں اور چھوٹی موٹی کھانے والی اشیاء شامل ہیں اور تکے کبابوں کی دکانوں پر جس طرح گوشت کے ساتھ ساتھ مکھیوں کا بھی قیمہ کیا جاتا ہے وہ واضح بات ہے ان تمام چیزوں پر گاڑیوں کے دھوئیں اور سڑکوں سے اٹھنے والے گرد و غبار اور گندگی کے ڈھیروں پر پلنے والی مکھیوں کے دوبارہ ان اشیاء خوردنی پر بیٹھنے سے جو خطرات صحت انسانی کو لاحق ہو سکتے ہیں اس کے لئے کسی تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہوٹل والوں نے پانی بچانے کے لئے ایک ہی ٹب یا بالٹی رکھی ہوتی ہے اور اسی میں بار بار برتنوں کو صاف کیا جاتا ہے۔ اور پھر اسی طرح کے گندے کپڑوں سے ان برتنوں کو صاف کیا جاتا ہے۔

کرنے کا کام اس صورت حال کو بدلنے کے لئے حکومت اور پبلک دونوں کے لئے کرنے کے بہت سے کام ہیں جن کی طرف اگر توجہ کی جائے تو ان بیماریوں پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ بازاری غیر صحت مند کھانے کھانے سے احتراز کیا جائے۔ ہر کام کرنے والا اپنا دوپہر کا کھانا گھر سے لائے جو کہ بہر حال ان تمام خطرات سے پاک ہو گا جو ان اوپن ائیر ہوٹلوں کے کھانے میں پائے جاتے ہیں۔ کھانے سے پہلے اور بعد میں ہاتھ اچھی طرح صابن سے دھونے کی عادت راسخ کی جائے۔ اور اگر بامر مجبوری باہر کھانا ضروری ہو تو اس بات کی احتیاط کی جائے کہ کھانا کسی ایسی جگہ کھایا جائے جہاں ضروری احتیاطیں اختیار کی جاتی ہوں۔ کٹے ہوئے پھل کی بجائے پورا پھل خرید کر اور چھیل کر کھانا چاہئے۔

یہ صورت حال کیسے بدلی جائے اس صورت حالات کو بدلنے کے لئے ضروری ہے کہ پبلک میں اس بات کا شعور پیدا کیا جائے تاکہ وہ خود ہی ان خطرات سے بچنے کی کوشش کریں۔ لیکن زیادہ ذمہ داری حکومت کی بھی ہے کہ وہ اپنے سینیٹری سٹاف کی تعداد بڑھائے اور ان کو چوکنا رکھے تاکہ وہ ایسے تمام دوکانداروں اور ریڑھی بانوں کی باز پرس کر سکیں اور پبلک میں ان بیماریوں کے پھیلنے کا سدباب کر سکیں۔ اخبارات' ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ پر پبلک کو ان خطرات سے مطلع کرنے کی بھرپور مہم چلائی جانی چاہئے اور غیر صحت مند خوراک اور بیماریوں کے تعلق کو واضح طور پر بتایا جانا چاہئے۔ شہروں میں صفائی کا معیار بلند کیا جانا چاہئے اور جو کھانے پیش کئے جاتے ہیں ان کی کوالٹی پر بھی نظر رکھنے کا کوئی انتظام ہونا چاہئے۔ اور پبلک کو یہ بتایا جانا چاہئے کہ ان تمام باتوں پر عمل کرنے سے ان کا اپنا ہی فائدہ ہے ورنہ بیماری کی صورت میں نہ صرف وہ اپنی آمدنی سے محروم ہوں گے بلکہ بیماری پر اخراجات کے سلسلے میں بھی زیر بار وہی ہوں گے۔

بہر حال موسم گرما میں خاص طور پر اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ کھانوں میں ہر قسم کی احتیاط ملحوظ رکھی جائے۔ کیونکہ موسم سرما کے مقابلے میں موسم گرما میں بیماریوں کے جراثیم بہت جلدی بڑھتے اور پھولتے پھلتے ہیں اور کھانے والی اشیاء میں شامل ہو کر انسانی صحت کے لئے خطرہ بننے کی زیادہ صلاحیت رکھتے ہیں۔

☆......☆......☆......☆

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 32370 میں سیدہ امتہ الحفیظ زوجہ سید حبیب علی شاہ قوم سید پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ریلوے کالونی کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-1-30 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات طلائی وزنی ساڑھے پانچ تولے مالیتی-/22000 روپے۔ 2- نقد رقم-/25000 روپے۔ 3- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/5000 روپے۔ کل جائیداد مالیتی-/52000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی ۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سیدہ امتہ الحفیظ بنگلہ نمبر 15 گالون روڈ کوئٹہ گواہ شد نمبر 1 سید حبیب علی شاہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 رشید احمد طیب مربی سلسلہ کوئٹہ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32371 میں مقبول احمد ولد اقبال احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 26 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر 139 فضل عمر ہسپتال ربوہ حال اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 98-12-29 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/5 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد پلاٹ برقبہ دو کنال واقع ساہیوال روڈ مالیتی-/400000 روپے۔ جس کی وارث والدہ صاحبہ 2 بھائی اور ایک بہن ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ-/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مقبول احمد کوارٹر نمبر 139 فضل عمر ہسپتال ربوہ حال اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 منیر احمد فرخ وصیت نمبر 20060 گواہ شد نمبر 2 محمود احمد فرخ وصیت نمبر 29603۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مسل نمبر 32372 میں نصرت جہاں احمد زوجہ مکرم مبشر احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر 57 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن U.S.A بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 99-3-5 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1- زیورات وزنی 293.7 گرام مالیتی-/24444 $ U.S.A -2- حق مہر بذمہ خاوند محترم-/600 $ U.S.A- اس وقت مجھے مبلغ-/200 $ U.S.A ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی ۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں احمد U.S.A گواہ شد نمبر 1 شمشاد احمد ناصر ولد شوکت علی U.S.A گواہ شد نمبر 2 انعام الحق کوثر U.S.A ۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

تعالیٰ کے ارادہ کے موافق ہو گی وہ خدا خود اسے قوت دے گا اور آسمان سے ایک طاقت ایسی دی جاوے گی جس سے وہ اس پر قائم رہ سکے گا۔ اپنی توبہ اور مامور کے ہاتھ پر توبہ کرنے میں یہی فرق ہے کہ پہلی کمزور ہوتی ہے اور دوسری مستحکم۔"

(ملفوظات جلد 3 صفحہ 433)

دکھ دینے والے سے لوگ ہمیشہ نفرت کرتے ہیں

بچھو سے لوگوں نے پوچھا کہ تو جاڑے میں باہر کیوں نہیں نکلتا۔ اس نے جواب دیا کہ گرمیوں میں میری کون سی عزت ہوتی ہے کہ جاڑے (سردیوں) میں بھی باہر نکلوں۔

(حکایات سعدی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ مکرم کاشف سہیل صاحب ابن مکرم سعید احمد سہیل صاحب دارالرحمت غربی ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ صائمہ بشریٰ صاحبہ دختر مکرم خالد احمد صاحب جاوید آف جرمنی بعوض مبلغ ایک لاکھ روپیہ حق مہر مکرم شیخ محمد نعیم صاحب مربی سلسلہ انچارج شعبہ رشتہ ناطہ نے مورخہ 99-9-23 کو بیت الناصر ربوہ میں پڑھا۔

کاشف سہیل مکرم میاں محمد یوسف صاحب مرحوم سابق سیکرٹری مال دارالرحمت غربی کا پوتا اور حضرت منشی نبی بخش صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا ہے۔

احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے۔

○ مکرمہ عزیزہ فرزانہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالرحیم احمد صاحب ملتان گلگشت کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم محمد ادریس صاحب آف جرمنی ولد مکرم محمد لطیف صاحب ساہیوال مورخہ 99-5-7 طے ہوا ہے۔ اس نکاح کا اعلان مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ نے 10 ہزار جرمن مارک پر ملتان میں پڑھا۔ عزیزہ فرزانہ محترم چوہدری عبدالرحمان صاحب مرحوم امیر جماعت ملتان کی پوتی ہے۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ نکاح ہر لحاظ سے کامیاب اور بابرکت فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم باسط نعیم احمد صاحب بابت ترکہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ)

مکرم باسط نعیم احمد صاحب ابن مکرم حکیم سردار علی رازی صاحب ساکن مکان نمبر 224/LDA مین روڈ۔ جانی پورہ P.O باغبانپورہ لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ سلیمہ بیگم صاحبہ۔ قضائے الٰہی وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ نمبر 22/52 واقع محلّہ دارالعلوم شرقی ربوہ برقبہ ایک کنال میں سے ان کا حصہ 1 مرلہ 222 مربع فٹ ہے۔ یہ حصہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ مکرم باسط نعیم احمد صاحب (پسر)
2۔ مکرم ذیشان احمد صاحب (پسر)
3۔ محترمہ عذرا پروین صاحبہ (دختر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

دردناک سانحہ

○ محترم ڈاکٹر عبدالقادر صاحب بھٹی آف گوجرانوالہ حال 16/54 دارالعلوم شرقی ربوہ تحریر فرماتے ہیں۔

خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم عبدالمجید صاحب بھٹی اور ان کی دو بیٹیوں (جو شادی شدہ اور ڈاکٹر تھیں) اور ان کی ایک نواسی بعمر دو سال کو ایک سنگدل شخص نے 10۔ ستمبر 99ء کو امریکہ میں ان کے گھر میں داخل ہو کر ابدی نیند سلادیا۔

مکرم عبدالمجید بھٹی صاحب نائیجیریا میں بطور پرنسپل ٹیچرز ٹریننگ کالج ایک لمبا عرصہ خدمات بجا لاتے رہے۔ جب کہ مکرم سیفی صاحب نائیجیریا میں تھے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ کینیڈا میں منتقل ہو گئے۔ ان کی دو بیٹیوں (امریکہ میں شادی شدہ تھیں) اور میرے بھائی اپنی بیٹی کے پاس امریکہ میں گئے ہوئے تھے۔ اور ان کی دوسری بیٹی بھی جو امریکہ میں تھی۔ اپنی بہن کے گھر آئی ہوئی تھی۔ دوسری بیٹی کی ایک بیٹی بھی تھی۔ اس طرح چاروں کو سنگدل شخص نے مار ڈالا۔ بعدازاں ایئرپورٹ سے گرفتار ہو گیا جب کہ وہ ملک سے فرار ہو رہا تھا۔

مرحوم مولانا منیرالدین احمد صاحب مربی سلسلہ اور مولوی صدرالدین صاحب آف کراچی کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ موصوفین کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ اور مغفرت فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

مرحوم موصی تھے۔ فی الحال کینیڈا میں ان کی تدفین کردی گئی ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم رانا ظفراللہ صاحب دارالرحمت شرقی ریڑھ کی ہڈی میں تکلیف کے باعث شدید بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم عبدالعزیز صاحب کارکن نظارت دیوان کو عرصہ دو سال سے دل کی تکلیف ہے۔ اب اچانک پتے میں پتھریاں تشخیص ہوئی ہیں۔ لیکن اس کا اپریشن دل کی تکلیف کے باعث ملتوی کیا جا رہا ہے۔ موصوف سخت تکلیف میں ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ سندھ کا ڈومیسائل رکھنے والوں کے لئے

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

بھارت کے انتخابی نتائج مبصرین نے کہا ہے کہ بھارت کے انتخابی نتائج پاکستان کی توقع کے مطابق نکلے ہیں۔ اب مذاکرات بھرپور طریقے سے ہونگے۔

بی جے پی کی نشستیں بی جے پی نے 294 نشستیں حاصل کرلی ہیں۔ ریڈیو تہران نے کہا ہے کہ اکثریت کے باوجود نئی حکومت مشکلات میں رہے گی۔ غیر سرکاری نتائج کے مطابق کانگرس اور اسکے اتحادیوں نے 134 نشستیں جیتی ہیں۔ واشنگٹن پوسٹ کا خیال ہے کہ اب بی جے پی کی حکومت چونکہ مستحکم ہوگی لہٰذا وہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردے گی۔

فیصلہ قبول ہے کانگرس کی سربراہ سونیا گاندھی نے کہا ہے کہ اگرچہ انتخابات کے نتائج ہماری توقع کے مطابق نہیں رہے مگر ہم عوام کا فیصلہ قبول کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ انتخابات میں ہارنے کے باعث ہمیں آئندہ لائحہ عمل کیلئے سنجیدگی سے غور کرنا ہوگا۔

کلنٹن کو اختیار مل گیا امریکہ کے صدر بل کلنٹن کو پاکستان پر سے پابندیاں ہٹانے کا اختیار مل گیا ہے۔ امریکی سینٹ نے اس قانون کی منظوری دے دی ہے جس کے تحت صدر کو اختیار حاصل ہو گیا ہے۔

افغانستان پر پابندیاں لگائی جائیں امریکہ نے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں ایک قرارداد پیش کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ افغانستان پر فضائی اور دیگر پابندیاں عائد کردی جائیں۔

سوئیکارنوپتری کو خدشہ انڈونیشیا میں 20۔ اکتوبر کو ہونے والے صدارتی انتخاب میں میگاوتی سوئیکارنوپتری کی کامیابی مشکوک ہو گئی ہے کیونکہ تیسرے نمبر پر آنے والی قومی بیداری جماعت نے کہا ہے کہ وہ مسلمان امیدوار عبدالرحمان واحد کی حمایت کرے گی۔

میکسیکو میں مرنے والوں کی تعداد 126

میکسیکو میں سیلاب کے نتیجے میں مٹی کے تودے گرتے رہے۔ اب تک ان واقعات میں 126۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ گذشتہ 30۔ سالوں میں یہ ملک میں شدید ترین بارشیں ہیں۔

53 چینی باشندے گرفتار امریکہ میں غیر قانونی طور پر داخل ہونے کی کوشش میں 53 چینی باشندوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے۔ یہ افراد دو بحری جہازوں کی تلاشی کے دوران گرفتار ہوئے۔

جاپانی طیارہ بال بال بچ گیا جاپان کی فضائی کمپنی کے طیارے کے انجن میں دوران پرواز آگ بھڑک اٹھی۔ مگر پائلٹ نے طیارہ بحفاظت اتار لیا۔

روس نے یورپ کی ثالثی ٹھکرادی روس نے کہا ہے کہ وہ چیچنیا کا معاملہ خود حل کریں گے۔ روس نے اس معاملے میں یورپ کی ثالثی کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ روسی نائب وزیر خارجہ نے کہا کہ عسکریت پسندوں کے خلاف بڑا آپریشن جاری رہے گا۔ روسی فوج دارالحکومت گروزنی پر چڑھائی کرنے والی ہے۔

تالقان کا تاجکستان سے رابطہ کاٹ دیا گیا

افغانستان کی خانہ جنگی میں طالبان نے تالقان کا تاجکستان سے رابطہ کاٹنے کا دعویٰ کیا ہے۔ تالقان پر قبضے کیلئے گھمسان کی جنگ جاری ہے۔ طالبان کے جیٹ طیارے بھی جنگ میں حصہ لے رہے ہیں۔ احمد شاہ مسعود نے پنج شیر سے تازہ دم دستے تالقان روانہ کردیئے۔ شمالی اتحاد نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے ایک نیا نظام استعمال کرکے طالبان کا ایک طیارہ مار گرایا ہے۔

NED انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی نے مندرجہ ذیل بیچلر پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

سول۔ الیکٹریکل۔ میکینکل۔ کمپیوٹر سسٹم۔ الیکٹرانکس۔ ٹیکسٹائل۔ Manufacturing۔ انجینئرنگ

داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیر کرنا لازمی ہو گا۔ داخلہ فارم وغیرہ نیشنل بینک آف پاکستان کی یونیورسٹی شاخ سے دستیاب ہیں 825 روپے کے عوض۔ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 30۔ اکتوبر 99ء ہے۔ 101 سیٹیں سیلف فنانس پر بھی انہی فیلڈز میں آفر کی جارہی ہیں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ جن طلباء و طالبات نے امسال پنجاب یونیورسٹی لاہور اور اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور کے ماسٹرز اور بیچلر پروگرام میں داخلہ حاصل کیا ہے وہ درج ذیل معلومات نظارت تعلیم۔ صدر انجمن احمدیہ ربوہ 35460 کو ارسال کریں۔

1۔ نام۔ شعبہ۔ فوری رابطہ کا ایڈریس (ہاسٹل وغیرہ)
2۔ شعبہ کا آخری اوپن میرٹ
3۔ شعبہ / ادارہ کا پراسپکٹس

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 8 اکتوبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت ؟؟ درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ؟؟ درجے سنٹی گریڈ
9-اکتوبر۔ غروب آفتاب۔ 5-46
10-اکتوبر۔ طلوع فجر۔ 4-44
10-اکتوبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-06

دہشت گردی کے مراکز بند کرائیں

وزیراعظم نواز شریف نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ افغانستان میں دہشت گردی کے تربیتی کیمپ بند کروانے کیلئے آئی ایس آئی (مسلح افواج کی خفیہ تنظیم) کے سربراہ کو افغانستان بھیج دیا ہے۔ افغان سربراہ ملا عمر کو کہہ دیا ہے کہ وہ دہشت گردی کے تربیتی مراکز بند کروائیں۔ افغانستان سے تربیت پا کر پاکستان میں دہشت گردی کرنے والا گروہ پکڑ لیا ہے۔ ٹھوس شواہد ملنے پر ملا عمر سے احتجاج کیا ہے۔ ملزمان نے دوران تفتیش کئی اعترافات کئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہ جاننے کی کوشش کر رہے ہیں کہ دہشت گردی کا سلسلہ دوبارہ کیوں شروع ہو گیا ہم کسی کو امن تباہ کرنے کی اجازت نہیں دے سکتے۔ ٹھوس شواہد ملنے تک یہ نہیں کہیں گے کہ بیرونی ہاتھ ہے۔ ہمارے دوست سمجھتے ہیں کہ پاکستان کو خوشحال نہ دیکھنے والے دہشت گردی میں ملوث ہیں لیکن میں خاموش ہوں۔

جان چلی جائے لیکن دہشت گردی ختم کر کے چھوڑوں گا

پنجاب کے وزیراعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے کہا ہے کہ میں خدا کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ جان دے دوں گا لیکن دہشت گردی ختم کر کے چھوڑوں گا۔ سمجھوتہ نہیں ہو گا۔ گولی چاہے جدھر سے آئے آگے بڑھ کر روکوں گا۔ دہشت گردی کا فتنہ ختم کر کے دم لوں گا۔ میرے لئے بڑا آسان ہے کہ ذمہ داری بیرونی ایجنسیوں پر ڈال کر خاموش ہو جاتا۔ اگر مجھے یہی کرنا ہے تو مجھے اقتدار میں رہنے کا کوئی حق نہیں اور استعفیٰ دیکر گھر چلے جانا چاہئے۔ وزیراعلیٰ نے صوبے کے علماء اور مشائخ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ کیا ریاض بسرا، اعجاز جی اور اسحاق وغیرہ کسی ایجنسی کے نام ہیں؟ یہ خونی درندے ہیں جنہوں نے اسلام کے نام پر اسلام کو رسوا کیا یہ کہتے ہیں کہ کسی کو کافر کہنے سے جنت ملے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ رائے ونڈ میں دھماکہ پر ایک گروہ سے معاہدہ کیا۔ جن کو رہا کیا گیا انہوں نے وعدے نہیں نبھائے۔ غلط فتووں کو روکنا ہو گا۔ اگر چند علماء کو رہا کیا تو ہم نے قرآن شریف کی تعلیمات پر عمل کیا۔ اس فتنے کو ختم کرنا علماء کی ذمہ داری تھی جو پوری نہیں ہوئی۔ آج ہم اسی کا پھل کاٹ رہے ہیں۔

ٹی وی کے شیعہ اعلیٰ افسر ہلاک

راولپنڈی میں دہشت گردی کی واردات میں ٹیلی ویژن کے کنٹرولر پروگرام زعون محمد رضوی کو ان کے گھر کے اندر گھس کر قتل کر دیا گیا۔ عون محمد رضوی کا تعلق اہل تشیع سے تھا۔ وہ خود بھی ذاکر تھے اور معروف شیعہ ذاکر ابو محمد رضوی کے صاحبزادے تھے۔ وہ سید پور روڈ پر واقع اپنے گھر میں بچوں کو سکول چھوڑنے کیلئے جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ موٹر سائیکل سوار تین دہشت گرد ان کے گھر کے سامنے آکر رکے۔ دروازے پر آکر بیل دی اور دروازہ کھلتے ہی گولیاں برسا دیں۔

مذہبی تنظیم کے دو رکن پولیس مقابلہ میں ہلاک

سی آئی اے کینٹ لاہور کی پولیس نے جمعرات کی علی الصبح بند روڈ گلشن راوی میں فرقہ وارانہ تنظیم سے تعلق رکھنے والے دو زیر حراست ملزموں کو مقابلے میں ہلاک کر دیا۔ ان کو نشاندھی کیلئے گلشن راوی لے جایا جا رہا تھا کہ نامعلوم کار سواروں نے چھڑانے کے لئے فائرنگ کر دی جوابی فائرنگ سے دونوں موقع پر ہلاک ہو گئے۔ ایک کانسٹیبل زخمی ہوا۔ دونوں کے سروں کی قیمت 5-5 لاکھ روپے مقرر تھی۔ ان کو دہشت گرد الیاس گھمن کی نشاندہی پر حساس ادارے نے گرفتار کر کے سی آئی اے کے سپرد کیا تھا۔

کراچی میں بس میں دھماکہ 5- ہلاک 27 زخمی

کراچی صدر سے کورنگی جانے والی بس میں شام چھ بجے کالا پل کے قریب خوفناک بم دھماکہ ہوا جس سے پانچ مسافر ہلاک اور 27 زخمی ہوئے۔ 4 کی ٹانگیں ضائع ہو گئیں۔ دیگر 4 زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے۔

کراچی میں دہشت گردی 3 ہلاک

گلستان جوہر اور گلشن اقبال کراچی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے جماعت اسلامی کے رہنما سمیت 3- افراد ہلاک ہو گئے۔ جن میں ایک باپ بیٹا بھی شامل ہیں۔

جہاد کر رہے ہیں۔ ریاض بسرا

لشکر جھنگوی کے سالار مفرور ریاض بسرا نے اخبارات کے دفاتر میں ایک پریس ریلیز بھجوائی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ ہم تحفظ ناموس صحابہ و اہل بیت کے قانون کیلئے جہاد کر رہے ہیں۔ حکمران قانون سازی نہ کر کے ظلم کر رہے ہیں۔ اسلام کی حقانیت کیلئے 100 سال لڑیں گے۔

30-اکتوبر اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ

جی ڈی اے (گرینڈ ڈیموکریٹک الائنس) نے اعلان کیا ہے کہ 30- اکتوبر کو اسلام آباد کی طرف لانگ مارچ کیا جائے گا۔ وزیراعظم نواز شریف فیڈریشن کیلئے خطرہ ہیں۔ جناح پارک پشاور میں جلسہ عام سے الائنس کے بڑے بڑے رہنماؤں نوابزادہ نصراللہ، طاہر القادری، اسفندیار ولی، عمران خان، آفتاب شیخ، امین فہیم اور منظور وٹو نے خطاب کیا۔

میری بے گناہی ثابت ہو گئی

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت کینیڈا کی تحقیقات نے میری بے گناہی ثابت کر دی ہے۔

الله شافی | چھوٹے قد کا علاج | الله شافی
تین سے بیس سال تک کے بچوں کے قد
بڑھانے کا دو ماہ کا مکمل اور کامیاب ترین علاج
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور گول بازار ربوہ فون۔ 212399

سفید موتیا Rs. 1200
لینز کے ساتھ Rs. 3500
رہائش کے لئے ہسپتال میں بندوبست ہے
رشید آئی ہسپتال
ویلکم روڈ رینالہ خورد
فون کلینک 04443-621371
فون رہائش 0442-512436

نورتن جیولرز
زیورات کی عمدہ ورائٹی کے ساتھ
ریلوے روڈ نزد یوٹیلٹی اسٹور۔ ربوہ
دکان 04524-699
گھر 04524-211971

الحمد اسٹیٹ
پراپرٹی ڈیلر
ہمارا نصب العین
اس ارض وطن میں ہر ایک کے لئے ہو گھر
پورے پاکستان میں کوئی نہ ہو بے گھر
پورے پاکستان میں ہر قسم کی جائیداد کی خرید و فروخت کے لئے مفت مشورہ حاصل کریں
ہر وقت ہر لمحے آپ کے ساتھ ساتھ
☎ 4993402
4993403
467003
467004
Haji Abdul Rauf
Chief Consultant
AHE
AL-HAMD ESTATE
Property Sale - Purchase
Mazzanine Floor, Taj Mahal Centre,
SB-8, Block-1, Gulshan-e-Iqbal, Karachi-75300

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61